جلد ۲۸ مورخہ ۶ ذوالحجہ ۱۳۵۸ھ یوم چہارشنبہ مطابق ۱۷ر جنوری ۱۹۴۰ء نمبر ۱۳

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات

اخبار "اہلحدیث" نے ۲۲ر دسمبر ۱۹۳۹ء کی اشاعت میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یہ ادعا کیا ہے۔ کہ آپ نے کبھی اپنے آپ کو "صاحب معجزہ" ہونے کی حیثیت میں پیش نہیں کیا۔ بلکہ اگر عرب کے لوگوں نے کبھی معجزات کا مطالبہ بھی کیا۔ تو آپ نے کہا۔ میں نے تو اپنی تمام زندگی تمہارے درمیان بسر کی ہے۔ کیا وہ کافی نہیں؟

اس میں شبہ نہیں۔ کہ نبی کی زندگی بذات خود اس کی صداقت کا ایک بہت بڑا نشان ہوتی ہے۔ اور چشم بینا رکھنے والے اس کے اندر اللہ تعالٰے کی ہزاروں بینات دیکھ سکتے ہیں مگر اس کے علاوہ بھی اللہ تعالٰے کے نشانات بکثرت نازل ہوتے ہیں۔ اور یہ کہنا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور کوئی معجزہ نہیں دکھایا۔ ایک حقیقت واضحہ کا بطلان بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک گونہ ہتک ہے؛

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا ایک کثیر حصہ احادیث اور تاریخ کے اوراق میں محفوظ ہے اور ایک حصہ ایسا ہے جس کا قرآن کریم میں ذکر موجود ہے۔ اور چونکہ قرآنی گواہی سے بڑھ کر اور کسی کتاب کی گواہی نہیں ہو سکتی اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس ضمن میں قرآنی آیات سے معجزات کا ثبوت پیش کیا جائے؛

قرآن کریم کی متعدد آیات ایسی ہیں۔ جن میں یہ ذکر ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو معجزات دیئے گئے۔ چنانچہ خدا تعالٰے فرماتا ہے۔

۱۔ وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا إِلَّا الْفَاسِقُونَ

یعنی اے رسول ہم نے تیرے لئے ایسے کھلے نشانات نازل کئے ہیں۔ جن کا انکار فاسقوں کے سوا اور کوئی کر ہی نہیں سکتا۔

۲۔ وَإِذَا جَاءَتْهُمْ آيَةٌ قَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ حَتَّىٰ نُؤْتَىٰ مِثْلَ مَا أُوتِيَ رُسُلُ اللَّهِ۔ لوگوں کی یہ حالت ہے۔ کہ جب انہیں کوئی معجزہ دکھایا جاتا ہے۔ تو بجائے ایمان لانے کے کہدیا کرتے ہیں۔ کہ یہ تو رسولوں والے معجزے نہیں۔ ویسے معجزات دکھاؤ جیسے پہلے رسول دکھایا کرتے تھے؛

۳۔ وَإِذَا رَأَوْا آيَةً يَسْتَسْخِرُونَ وَقَالُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ۔ مخالف جب کوئی نشان دیکھتے ہیں۔ تو اسے ہنسی مذاق میں اڑا دیتے ہیں اور کہتے ہیں۔ یہ تو کھلا جادو ہے؛

۴۔ وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ۔ بعض لوگ نشان دیکھنے پر اپنا مونہہ ایک طرف پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو سحر ہے؛

ان آیات میں اللہ تعالٰے نے یہ امر بیان فرمایا ہے۔ کہ وہ اپنے رسول کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے مختلف قسم کے نشانات اور معجزات ظاہر کرتا رہا ہے۔ مگر ان سے نہ منافق فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور نہ کافر حالانکہ وہ آیات ایسی بیّن ہوتی ہیں۔ کہ اُن کا انکار کوئی سلیم الفطرت انسان نہیں کر سکتا؛

پھر ان اصولی آیات پر ہی بس نہیں قرآن کریم نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بہت سے معجزات معین صورت میں بھی بیان کئے ہیں مثلاً ۱۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک بڑا معجزہ یہ ہے کہ آپ ایک ایسی کتاب لائے۔ جو بے مثل ہے۔ اور جس کی نظیر نہ آجتک کوئی لا سکا۔ اور نہ قیامت تک لا سکے گا۔ اللہ تعالٰے اس معجزہ کا قرآن کریم میں ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا۔ اگر جن و انس اس بات پر متفق ہو جائیں۔ کہ وہ اس قرآن کی مثال تیار کریں۔ اور متحدہ کوشش اور متحدہ جدوجہد سے کام لیں۔ تو بھی ہم یہ اعلان کئے دیتے ہیں۔ کہ وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ یہ کتنا بڑا دعوٰے ہے۔ جو دنیا کے سامنے پیش کیا گیا۔ اور پھر کس شان سے اس دعوٰے کی صداقت ظاہر ہوئی۔ کہ آج تک کوئی قرآن کی مثل نہ لا سکا؛

۲۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا دوسرا معجزہ یہ ہے۔ کہ آپ نے قرآن کے متعلق لوگوں کے سامنے یہ دعوٰے پیش کیا۔ کہ اس کا محافظ خدا ہے۔ اور اس میں کمی بیشی قیامت تک نہیں ہو سکے گی۔ یہ معجزہ بھی آجتک پورا ہو رہا ہے۔ اور کوئی دن ایسا نہیں چڑھتا۔ جس میں یہ اپنی صداقت ظاہر نہ کرتا ہو؛

۳۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا تیسرا معجزہ یہ ہے۔ کہ خدا تعالٰے نے آپ کی جان کی حفاظت فرمائی۔ اور کوئی دشمن باوجود انتہائی کوششوں کے آپ کو قتل نہ کر سکا۔ اللہ تعالٰے نے یہ وعدہ واللہ یعصمک من الناس کہکر آپ کو دیا تھا۔ جس کا آپ نے اعلان فرما دیا۔ اور خدا تعالٰے نے اپنے اس وعدہ کو پورا کیا؛

۴۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک اور معجزہ یہ ہے کہ آپ نے یہ پیشگوئی فرمائی کہ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ۔ یعنی ایک زمانہ ایسا آئیگا جب لشکر کفار شکست کھائیگا اور وہ پیٹھ موڑ کر بھاگ جائے گا۔

یہ عظیم الشان پیشگوئی اس وقت پوری ہوئی جب جنگ بدر کے موقعہ پر آپ یہ آیت پڑھتے ہوئے اپنے خیمہ سے نکلے اور ریت اور کنکروں کی ایک مٹھی اٹھا کر کفار کے لشکر کی طرف پھینکی۔ آپ کا مٹھی پھینکنا تھا کہ سخت آندھی آئی۔ جس سے مٹی اڑ کر کفار کی آنکھوں میں پڑ گئی۔ مخالف ہوا کی وجہ سے ان کے تیر بھی مسلمانوں تک نہ پہونچے۔ مگر مسلمان جو تیر پھینکتے وہ آسانی کے ساتھ کفار کو جا لگتا۔ اور اس طرح آناً فاناً کفار کے پاؤں اکھڑ گئے اور انہیں شکست فاش نصیب ہوئی۔

۵۔ ہجرت کے وقت جب آپ غار ثور میں رونق افروز ہوئے۔ اور کفار تعاقب کرتے ہوئے قریب پہونچ گئے۔ تو حضرت ابوبکر رضؓ سخت گھبرائے۔ اور انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ اگر یہ ذرا جھک کر دیکھیں تو ہم نظر آ سکتے ہیں۔ اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا کیوں غم کرتے ہو خدا ہمارے ساتھ ہے۔ اور پھر جو کچھ ہوا وہ سب کو معلوم ہے۔ کفار ناکام واپس لوٹے۔ اور خدا کا رسول کامیابی کے ساتھ منزل مقصود پر پہونچ گیا۔ یہ معجزہ بھی نہایت عظیم الشان ہے۔ قرآن خود اس کا ذکر کرتا اور فرماتا ہے اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا۔

۶۔ پھر یہ کیا کوئی کم معجزہ ہے کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضؓ کو بے سروسامانی میں مکہ چھوڑنا پڑا۔ تو خدائے ذی العرش نے کہا اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ۔ کہ خدا تجھے تیرے اصل وطن مکہ میں ضرور واپس لائے گا۔ یہ دعویٰ اس وقت کتنا عجیب معلوم ہوتا ہوگا۔ مگر وہ وقت آ ہی گیا۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کر کے رؤسائے قریش سے پوچھا یا معشر قریش ما ترون انی فاعل فیکم۔ اے قریش بتاؤ اب میں تم سے کیا سلوک کروں۔ اور انہوں نے کہا خیراً اخ کریم وابن اخ کریم اے فیاض بھائی اور اے فیاض بھائی کے بیٹے ہم تجھ سے نیک سلوک کے متمنی ہیں۔ یہ الفاظ سنکر آپ کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے اور فرمایا اذھبوا فانتم الطلقاء جاؤ تم سب آزاد ہو۔

۷۔ حکومت فارس اور حکومت روم دونوں عرب کے قریب واقع تھیں۔ قریش چونکہ بت پرست تھے۔ اور سلطنت فارس کا بھی قریباً یہی مذہب تھا۔ اس لئے قریش سلطنت فارس کی فتوحات پر بہت خوش تھے لیکن مسلمانوں کو سلطنت روم سے ہمدردی تھی کیونکہ بوجہ اہل کتاب ہونے کے وہ مسلمانوں کے زیادہ قریب تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں یہ دونوں سلطنتیں برسرپیکار ہوئیں۔ اور سلطنت فارس نے سلطنت روم کو زیر کر لیا۔ اور اس کے کئی علاقے چھین لئے ایسے وقت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ سے علم پا کر یہ پیشگوئی فرمائی۔ کہ غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون فی بضع سنین۔ کہ اس وقت تو روم فارس سے مغلوب ہو گیا ہے مگر چند سال کے بعد یہ پھر غالب آئے گا اور اس دن مومن خوش ہوں گے۔ چنانچہ جنگ نے پلٹا کھایا۔ اور روم نے فارس کو زیر کر کے اپنا تمام علاقہ واپس لے لیا۔ یہ بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک معجزہ ہے۔ اور درحقیقت بہت بڑا معجزہ۔ کیونکہ کئی سال پہلے یہ پیشگوئی کی گئی تھی۔ جو حرف بحرف پوری ہوئی۔

غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی عظیم الشان معجزات ونشانات سے پُر ہے۔ حتیٰ کہ آج تک آپ کے معجزے ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔ اور قیامت تک ہوتے رہیں گے۔ اور یہی وہ معجزات ہیں جو خدا تعالےٰ کی ہستی کا ثبوت اور اسلام کے زندہ ہونے کا ثبوت ہیں۔ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ معجزات اب قصۂ پارینہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کا وجود اور عدم ان کے لئے برابر ہے۔ وہ اسلام کی حقیقت سے بے بہرہ ہو چکے ہیں۔ اور اسی حقیقت کے اظہار کے لئے خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس زمانہ میں مبعوث فرمایا۔ اور آپ نے اسلام کی حقانیت کے متعلق جو معجزات دکھائے وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہی معجزات ہیں۔ کیونکہ آپ نے اپنے آپ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام کی حیثیت سے پیش کیا۔ اور بار بار فرمایا کہ آپ کو جو کچھ بھی ملا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی اور اتباع سے ملا ہے۔ پس آپ کی بعثت اور آپ کے تمام نشانات اور معجزات رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہی معجزات ہیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ جنوری۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج کھانسی کی تکلیف زیادہ ہو گئی۔ اس کے علاوہ پیچش کی تکلیف بھی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

موسم کی خشکی کی وجہ سے نزلہ۔ زکام اور انفلوئنزا وغیرہ کی شکائت ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالےٰ موسم کے بد اثرات سے محفوظ رکھے۔ اور باران رحمت برسائے۔

میر مہدی حسین صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابہ میں سے ہیں۔ بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔

نوائے درد

از جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر بی۔ اے آنرز ایل ایل۔ بی کپورتھلہ

آں چہرۂ زیبا را دیدم بہ نقاب اندر — ایں بود بہ بیداری یا بود بہ خواب اندر
در عالم لاہوتم یا عالم ناسوتم — صد جلوہ ہمے پاشد آں رخ بہ حجاب اندر

قومے بسر و ساماں میرفت سر راہے — بے قافلہ سالارے گم شد بہ سراب اندر
از غیب پدید آمد دستے پئے امدادش — کز راہ خطا آرد او را بہ صواب اندر

موعودِ اُمم آمد گسترد بساط دیں — ہر اہل وفا آمد حاضر بہ جناب اندر
در ردِّ صلائے او بنگر بہ ہمہ عالم — دانا بہ درنگ اندر ناداں بہ شتاب اندر

مُلّا چہ حسب دارد مُلّا چہ نسب دارد — ایں جہل مرکب را بشمر بہ دواب اندر
کز نخوت وحق پوشی وز جہل وستم کوشی — انداخت جہانے را ناحق بہ تباب اندر

اوقات کند ضائع برباد دہد فرصت — واعظ بہ جدال اندر صوفی بہ رباب اندر
مگذار بغرداے بر شیب ہماں ایں را — ہاں خدمت دیں باشد اولے بہ شباب اندر

با اہل تناسخ گو از بندہ بیا شیخ گو — چوں مغت ہمے افتی دائم بہ عذاب اندر
داور چو عمل سنجد تنہا نہ عمل سنجد — ہم نیتِ سالک را گیرد بہ حساب اندر

از تست سوال من وز تست مراد آں — چوں از تو تراخواہم خود آیہ جواب اندر
از درد چو درمانم در آپئے درمانم — اے چارہ گر مظہر لطفے بہ عتاب اندر

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حق و حکمت سے پُر ارشادات

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے درس الحدیث سے مختصر نوٹ

حدیث القرطاس

فرمایا۔ یہ جو حدیث میں آیا ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم آخری بیماری میں بیمار تھے۔ کہ آپ کے پاس بعض لوگوں نے قلم و کاغذ کے لانے اور نہ لانے پر کچھ اختلاف اور جھگڑا کیا اور اس پر آپ نے فرمایا قوموا عنی کہ میرے پاس سے اُٹھ جاؤ۔ یہ حدیث اپنی پوری تفصیل کے ساتھ حدیث القرطاس کہلاتی ہے۔ اور اہلِ سنت والجماعت اور اہلِ التشیع کے درمیان ایک معرکۃ الآراء حدیث چلی آتی ہے۔ اہلِ التشیع اس بات پر زور دیتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قلم اور کاغذ اس لئے منگوایا تھا۔ کہ اپنی وفات کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق میں وصیت کر جائیں۔ کہ میرے بعد وُہ خلیفہ ہوں۔ مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قلم و کاغذ لانے سے روک دیا۔ تاکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم یہ وصیت نہ لکھ سکیں۔ اہلِ سنت والجماعت کہتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکلیف کو مدِنظر رکھ کر ایسا کہا۔ ورنہ ان کے دل میں اس قسم کا خیال تک نہ تھا۔

چونکہ یہ ایک معرکۃ الآراء حدیث ہے اور ہم احمدیوں کو بھی شیعہ اصحاب سے واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ اس لئے میں اس کو ذرا تفصیل سے بیان کرنا چاہتا ہُوں۔

فرمایا۔ اس حدیث میں آٹھ امور کو مدِنظر رکھنا چاہیئے۔

۱۔ یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۲۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اکتب لکم کتابًا لا تضلوا بعدہٗ۔ کہ ایسی تحریر لکھ دُوں۔ کہ اس پر پوری طرح عمل پیرا ہونے سے تم گمراہ نہ ہو گے۔

۳۔ وفی البیت رجال۔ اس وقت گھر میں آپ کے پاس بہت سے لوگ بیٹھے تھے۔

۴۔ حضرت عمر رضہ نے فرمایا انّ النبیّ صلے اللہ علیہ وسلم قد غلب علیہ الوجع وعندکم القرآن حسبنا کتاب اللہ۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو سخت تکلیف ہے۔ اور تمہارے پاس قرآن جیسی مکمل کتاب موجود ہے۔ جو تمہاری تمام ضروریات کو پورا کر سکتی ہے۔

۵۔ حاضرین میں سے کسی نے بھی اس بات سے انکار نہ کیا۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سخت تکلیف ہے۔

۶۔ فاختلف اھل البیت۔ کہ اہلِ بیت بھی اس بارہ میں مختلف الآراء تھے۔ یعنی بعض حضرت عمر رضہ کے خیال کے حامی تھے۔ اور بعض دوسری طرف۔

۷۔ فلما اکثروا اللغو والاختلاف۔ آخر کار حاضرین نے اختلافِ آراء کی وجہ سے بہت شور ڈال دیا اور جھگڑنے لگے۔

۸۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سوائے قوموا عنی لا ینبغی التنازع عند النبی۔ میرے پاس سے اُٹھ جاؤ۔ نبی کے پاس جھگڑنا مناسب نہیں کے سوا اور کچھ نہ فرمایا۔ یعنی یہ نہ فرمایا۔ کہ کاغذ اور قلم ضرور لے آؤ۔

امرِ اول یعنی اس حدیث کے راوی حضرت ابن عباس رضہ ہیں۔ ان کی عمر اس وقت زیادہ سے زیادہ گیارہ سال کی تھی۔ اور ہم اس عمر کے راوی سے مروی حدیث کو اتنی اہمیت نہیں دے سکتے۔ کہ اس کی بناء پر اسلام کے بڑے بڑے ستونوں کو نعوذ باللہ گمراہ اور کافر قرار دیں۔ کیونکہ اگر یہ مانا جائے۔ کہ خلیفہ بلافصل ہونے کا حق حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا تھا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہی بات لکھوانا چاہتے تھے۔ مگر صحابہ رضہ نے جان بوجھ کر آپ کی بات کو نہ مانا۔ اور آپ کی خواہش کو پورا نہ کیا۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے جان بوجھ کر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی نافرمانی کی۔ اور نبی کی نافرمانی ہی کا نام کُفر ہے۔ پھر یہ بھی ماننا پڑے گا کہ صحابہ کرام رضہ نعوذ باللہ ظالم۔ ڈاکو اور غاصب بھی تھے۔ کیونکہ انہوں نے یہ جانتے ہوئے کہ خلافت بلافصل حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا حق ہے ان کو یہ حق نہ لینے دیا۔ بلکہ باہم سازش اور سمجھوتہ کر کے اُن کو اس حق سے محروم کر دیا۔ بلکہ بقولِ شیعہ "جبراً چھین لیا"۔ اور جب پہلے تینوں خلفاء کرام کو (نعوذ باللہ) غاصب اور ظالم تسلیم کر لیا جائے۔ تو وُہ تمام فتوحات جو ان کے زمانہ میں ہوئیں۔ اور باقی تمام کام جو انہوں نے منصب خلافت پر متمکن ہونے کے بعد کئے۔ ان کو خلافِ شریعت تسلیم کرنا پڑے گا۔ اور اس طرح اسلام کا کچھ بھی باقی نہ رہے گا۔ اور اسلام کی شاندار عمارت جسے خلفاء نے رات اور دن ایک کر کے تعمیر کیا تھا۔ ایک پل میں بالکل مسمار ہو جائے گا۔

دُوسرا امر یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو یہ فرمایا کہ ایسی تحریر لکھ دوں۔ جس پر عمل کرنے سے تم گمراہ نہ ہو گے۔ اس سے مراد اگر یہ لکھنا تھا۔ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بلافصل مانا جائے۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ شیعہ دوست جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بلافصل مانتے ہیں۔ وُہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد گمراہ نہ ہوتے۔ اور راہِ راست سے نہ بھٹکتے۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ وُہ بھٹکے اور ایسے بھٹکے ہیں۔ کہ کئی فرقوں میں بٹ گئے ہیں۔ جن میں سے ہر ایک فرقہ دُوسرے کو کافر اور دوزخی کہتا ہے۔ بعض شیعہ جن کو غالی شیعہ کہا جاتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو خدا مانتے ہیں۔ اور جب عیسائی اس لئے ضالین قرار دیئے گئے ہیں۔ کہ وُہ ایک نبی کو خدا مانتے ہیں۔ تو ایک خلیفہ کو خدا ماننے والوں کی گمراہی میں کیا شک رہ جاتا ہے۔

شیعوں میں سے فرقہ اثنا عشریہ اور فرقہ تکفیریہ ایک دوسرے کے سخت مخالف اور دُشمن ہیں۔ اور ایک دوسرے کو علے الاعلان کافر اور جہنمی کہتے ہیں۔

امرِ سوم یہ ہے۔ کہ وہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھ اور لوگ بھی موجود تھے۔ اور ان صحابہ رضوان اللہ علیہم کے علاوہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب اہلِ بیت بھی تھے۔ خود حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ بھی اس موقعہ پر ان لوگوں میں شامل تھے۔ اب اگر عدم تعمیل حکمِ نبوی صلے اللہ علیہ وعلےٰ آلہٖ وسلم کے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ مرتکب ہُوئے تھے۔ تو حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ بلکہ ساری جماعت۔ اور اہلِ بیت بھی ویسے ہی اس جُرم کے مرتکب ہُوئے۔ بلکہ وُہ لوگ زیادہ مجرم قرار دیئے جائیں گے۔ جو یہ سمجھتے ہُوئے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے حق میں وصیت کرنے لگے ہیں۔ قلم کاغذ نہ لائے۔

(باقی دارد)

خاکسار محمود احمد خلیل شاہ پوری
مولوی فاضل۔

عید اضحیٰ کی آمد

اور احباب اور عہدیداران جماعت کی ذمہ واری

خدا تعالےٰ کے فضل سے آئندہ عشرہ میں عید اضحیٰ ہوگی انشاء اللہ۔ ہر ایک شخص اپنی اپنی حیثیت کے مطابق عید کی خوشی میں شریک ہوگا۔ لیکن مومن کی حقیقی عید اور خوشی اسی میں ہے۔ کہ وُہ ایسے اعمال بجالائے۔ جن سے خدا تعالےٰ راضی ہو جائے۔ اور خدا تعالےٰ کی رضا کا حاصل ہونا ہی حقیقی خوشی اور عید ہے ؛

عید اضحیٰ ہر سال حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان قربانیوں کی یاد تازہ کرانے کے لئے آتی ہے جن کے ذریعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا تعالےٰ کا خاص تقرب اور خوشنودی حاصل کر کے حقیقی عید کو خود بھی پایا۔ اور مومنین کے لئے بھی حقیقی عید کا راستہ کھول دیا۔

حقیقی عید کی راہنمائی کے لئے ہی انبیاء اور اولیاء تشریف لائے۔ اور لاتے چلے آئے۔ یہاں تک کہ سرور کائنات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سب سے اعلیٰ اور ارفع عید کے لئے راہنمائی فرمائی پھر اس زمانہ میں خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجکر جس کو ابراہیم بھی کہا گیا ہے۔ اس عید کا اعادہ فرمایا۔

جیسا کہ اوپر بیان کیا جاچکا ہے۔ حقیقی عید اسی صورت میں حاصل ہو سکتی ہے۔ کہ اپنے اعمال سے خدا تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کی جائے۔ سو آجکل جماعت احمدیہ کے سامنے خدا تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے مالی قربانی ہے جس کے ذریعہ جماعت اس وقت سب سے بڑے جہاد میں مصروف ہے۔

فرض چندوں کی باقاعدگی کے علاوہ اگر ہم دیگر عارضی ذرائع آمد کو بھی نظر انداز نہ ہونے دیں۔ تو اس ذریعہ سے بھی بہت کچھ سلسلہ کی مالی خدمت انجام دی جاسکتی ہے۔ مثلاً عید اضحیٰ کا موقعہ ہے۔ ان دنوں بہت سے احباب قربانی دیں گے اگر یہی قربانی کی کھالیں ہر ایک جماعت انتظام کے ماتحت مرکز میں بھجوا دے تو ایک معتدبہ رقم سلسلہ کی ضروریات کے لئے مہیا ہو سکتی ہے۔

اسی طرح عید فنڈ ایک مرکزی فنڈ ہے۔ جس کی ابتداء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے ہوئی شروع میں جب اس چندہ کی ابتدا ہوئی۔ تو اس کی شرح ہر کمانے والے سے ایک پیسہ فی کس تھی۔ لیکن اب یہ چندہ اس اہمیت کے ساتھ وصول نہیں کیا جاتا۔ جس طرح ابتداء میں وصول ہوتا رہا ہے۔ حالانکہ سلسلہ کی جن ضرورتوں پر یہ روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ وُہ پہلے کی نسبت بہت زیادہ بڑھ چکی ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ اس وقت جماعت اور بھی بہت سے ایسے چندوں کی ادائیگی میں مصروف ہے۔ جو پہلے نہ تھے۔ لیکن جس چندہ کی ابتداء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے ہو چکی ہے۔ اس میں کسی صورت میں بھی کوتاہی یا کمی نہ آنے دینی چاہیئے۔

پس احباب اور عہدہ داران جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وُہ کھال قربانی کے علاوہ عید فنڈ کے چندہ کی بھی باقاعدگی کے ساتھ ادائیگی اور وصولی کا انتظام کریں اور مناسب ہوگا۔ کہ عید فنڈ عید سے قبل ہی لوگوں کے گھروں پر جاکر ذی اثر احباب کے ذریعہ ایک روپیہ فی کس ہر کمانے والے سے وصول کیا جائے۔ سوائے ایسے غیر مستطیع احباب کے جو اس شرح سے ادا نہ کر سکیں۔ یہ چندہ عید سے قبل سب سے وصول ہو جانا چاہیئے اور تمام وصول شدہ روپیہ مرکز میں بھجوا دیا جائے۔ یہ روپیہ سوائے مرکز میں بھیجنے کے کسی اور مقامی ضرورت پر ہرگز خرچ نہیں ہو سکتا۔ جو احباب کسی جماعت میں شامل نہیں۔ اور اپنا چندہ براہ راست مرکز میں بھیجتے ہیں انہیں چاہیئے۔ کہ وُہ قربانی کی کھالوں کی قیمت اور عید فنڈ براہ راست مرکز میں بھجوائیں ؛

ناظر بیت المال قادیان

تحریک جدید کی قربانیوں کو غنیمت سمجھتے ہوئے خدمت اسلام کے لئے اپنے مالوں کو قربان کردو

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"یاد رکھو مجھے روپے کی ضرورت نہیں۔ میں اپنے لئے تم سے کچھ نہیں مانگتا۔ میں خدا کے لئے اور اس کے دین کی اشاعت کے لئے تم سے مانگ رہا ہوں اگر تم اس چندے (تحریک جدید) میں حصہ نہیں لوگے۔ تو خدا خود اپنے دین کی ترقی کا سامان کرے گا۔ مگر میں اس سے ڈرتا ہوں کہ تم دین کی ترقی میں حصہ نہ لے کر گنہگار نہ بنو۔ پس میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ تم اس موقعہ کو غنیمت سمجھو۔ اور خدمت اسلام کے لئے اپنے مالوں کو قربان کر دو۔ جو شخص تکلیف اٹھا کر اس خدمت میں حصہ لے گا۔ میں اس کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ دعا کر چکے ہیں۔ کہ اے خدا جو شخص تیرے دین کی خدمت میں حصہ لے تو اس پر اپنے فضلوں کی بارش نازل فرما۔ اور آفات اور مصائب سے اسے محفوظ رکھ۔ پس وُہ شخص جو اس میں حصہ لے گا اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس دعا سے بھی حصہ ملے گا۔ اور پھر میری دعاؤں میں بھی وُہ حصہ دار ہو جائے گا۔ پس جو شخص اس تحریک میں حصہ لے سکتا ہے وُہ لے۔ اور اگر کوئی شخص اس میں حصہ نہیں لے سکتا۔ تو میں اسے کہتا ہوں۔ کہ تم ہرگز حصہ نہ لو۔ تم خدا کے حضور بری ہو۔ اور جو لوگ زیادہ حصہ لے سکتے ہیں انہیں میں کہتا ہوں۔ کہ میری حدبندیوں کو نہ دیکھو۔ خدا تعالےٰ کے پاس غیر محدود ثواب ہیں۔ اگر تم زیادہ قربانی کروگے۔ تو زیادہ ثواب کے مستحق بنوگے"

حضرت امیر المومنین ایدہُ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کو جماعت کے دوستوں کے سامنے پیش کرتے ہوئے درخواست ہے۔ کہ وُہ اس پر غور کریں۔ اور سوچیں کہ انہوں نے تحریک جدید میں کتنا حصہ لیا۔ اس میں شبہ نہیں کہ ایک حصۂ جماعت ایسا ہے۔ جس نے اپنی طاقت اور اپنی وسعت کے مطابق تحریک جدید میں حصہ لیا ہے۔ مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ کئی لوگ ایسے ہیں جنہوں نے تحریک جدید کی قربانی میں اپنی طاقت اور توفیق سے کم حصہ لیا ہے۔ اور گو کسی کو کم حصہ لینے پر کچھ نہیں کہا جاتا۔ کیونکہ یہ تحریک طوعی ہے۔ مگر اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ جو لوگ باوجود زیادہ طاقت کے کم حصہ لیں گے وُہ اپنے ثواب میں یقیناً کمی کریں گے۔ پس وُہ لوگ جن کو اللہ تعالےٰ نے توفیق دی ہے۔ اپنی توفیق کے مطابق قربانی کریں۔ تا ان کا ثواب کم نہ ہو۔ تحریک جدید سال ششم کی قربانی کا اعلان فرماتے ہوئے حضور نے فرما دیا تھا۔ کہ وعدوں کی آخری تاریخ ۱۳ جنوری ہے۔ پس وہ جماعتیں اور افراد جن کے وعدوں کی فہرستیں ابھی تک حضور کی خدمت میں نہیں پیش ہوئیں۔ وُہ جلد توجہ کریں۔ اور اپنے وعدے بھجوا دیں ؛

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

مشرقی افریقہ میں اشاعت احمدیت کی تاریخ

جماعتہائے احمدیہ مشرقی افریقہ کے مختصر حالات

(۲)

سواحیلی زبان کا رسالہ

۱۹۳۶ء کے شروع سے ایک رسالہ سواحیلی زبان میں جاری کیا گیا۔ اور ماہوار اشاعت کا انتظام کر کے پہلا نمبر ایک ہزار کی تعداد میں ایک عیسائی کی کتاب جو اسلام کے خلاف لکھی گئی تھی۔ کے جواب پر مشتمل شائع کیا گیا۔

یہ بات قابل ذکر ہے۔ کہ جہاں عیسائیوں کی جارحانہ کاروائیاں ایک عرصہ سے جاری ہیں۔ اور متعدد اخبارات و رسائل سواحیلی زبان میں وہ شائع کر رہے ہیں۔ اسلامی تبلیغ کے لئے کوئی ایک بھی رسالہ نہ تھا۔ احمدیہ دار التبلیغ مشرقی افریقہ کے زیر انتظام باقاعدگی سے یہ رسالہ شائع ہونے لگا۔ اور دوسرے نمبر سے دو ہزار کی تعداد میں اس وقت تک شائع کیا جا رہا ہے کل صفحات اس وقت تک ۲۸۳ × ۲۰۰۰ = ۵۶۶۰۰۰؍ جبکہ میں یہ سطور لکھ رہا ہوں شائع کئے جا چکے ہیں۔ مسلمانوں کو خدا کے فضل سے کافی فائدہ ہوا ہے عیسائیت کے مقابلہ کے لئے اپنے اندر اس کے مطالعہ سے طاقت محسوس کرتے ہیں۔ کئی ایک خدا کے فضل سے افریقن نے احمدیت قبول کی۔ اور لطف یہ کہ جنگلوں اور دور دراز علاقوں تک خود افریقن اس کی اشاعت کر رہے ہیں۔ رومن کیتھولک عیسائیوں نے ایک دفعہ اپنے رسالہ سواحیلی میں لکھا تھا۔ کہ احمدیوں کا مقصد سوائے ابطال عیسائیت کے اور کچھ نہیں۔ اور جس کسی کے ہاتھ میں احمدیہ مشن کا رسالہ آئے۔ وہ اسے جلا دے۔ اور اس کا پڑھنا ہر ایک رومن کیتھولک کے لئے بند کیا جاتا ہے۔ احمدی عورتوں کے اخلاص کا علم اس بات سے ہو سکتا ہے کہ یوگنڈا اور نیروبی کی احمدی خواتین باقاعدہ مالی امداد رسالہ کے لئے دے رہی ہیں۔ رسالہ کی ابتدائی اشاعت میں شیخ صالح محمد صاحب ممباسہ کی کوشش کا بہت حد تک دخل ہے۔ اور اسی طرح دار السلام کے احمدیوں کا علی الخصوص مسٹر فضل کریم صاحب لون کا۔

دوسرا لٹریچر

سواحیلی زبان میں مستقل لٹریچر خدا کے فضل سے پیدا کیا جا رہا ہے۔ اس وقت تک (۱) اسلامی اصول کی فلاسفی (۲) کشتی نوح (۳) تحفہ ویلز (۴) اسلام اور غلامی تصنیف حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب (۵) کتاب الاسلام بطرز سوال و جواب (۶) نماز کی کتاب (۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات (۸) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت وغیرہ کتب کو سواحیلی کا جامہ پہنایا جا چکا ہے۔ نماز کی کتاب دو ہزار کی تعداد۔ اور اسباق القرآن کتاب حال ہی میں ڈیڑھ ہزار کی تعداد میں چھپوا کر تقسیم کی جا رہی ہیں۔ اور خدا کے فضل سے مقبولیت حاصل کر رہی ہیں۔ ان ہر دو کتاب کی اشاعت میں مسٹر عبد الحکیم صاحب جان نے قریباً ایک سو شلنگ کی امداد دی۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

سواحیلی میں ترجمہ قرآن

اب جبکہ میں یہ مضمون لکھ رہا ہوں۔ خدا کے فضل اور رحم سے ترجمہ قرآن کے کام کی بنیاد بھی رکھی جا چکی ہے۔ خاکسار اور ایک افریقن دوست کافی وقت خرچ کر کے اور محنت کے ساتھ سواحیلی میں ترجمہ کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تکمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

سواحیلی زبان میں درس

پھر افریقن کی دینی تعلیم اور مذہبی امور سے واقفیت پیدا کرنے کے لئے قرآن مجید۔ حدیث شریف۔ اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس سواحیلی زبان میں دیا جاتا رہا۔ اور تعلیم قرآن اور اسوہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ معارف وحقائق کی اشاعت کا کام بذریعہ درس۔ خطبات اور لیکچروں کے ہوتا رہتا ہے۔ اور خاطر خواہ نتائج خدا کے فضل سے پیدا ہو رہے ہیں۔

احمدیت کی ترقی

خدا تعالےٰ کے فضل سے ان چار سالوں میں باوجود انتہائی مخالفت۔ اور مشکلات اور مالی تنگی اور مخالفین کی طرف سے مقدمات میں مبتلا کرنے کے جہاں سارے کام تبلیغی و تعلیمی خیر و خوبی سے چل رہے ہیں۔ اور ان میں وسعت پیدا ہو رہی ہے۔ وہاں جماعت بھی ترقی کر رہی ہے۔ اور ٹبورا شہر کے علاوہ ارد گرد کے سولہ دیہات میں متفرق طور پر احمدی افراد پائے جاتے ہیں۔ دو سو سے زائد ان کی تعداد ہے۔ جو کہ اخلاص و محبت سلسلہ میں ترقی کر رہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی جوبلی کی تقریب میں باوجود انتہائی غربت کے جوبلی فنڈ میں اپنی حیثیت کے مطابق حصہ لیا۔ تحریک جدید کے روزوں کی تحریک جب بھی آتی ہے۔ نہایت شوق سے روزے رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور مخالفوں سے مختلف قسم کی اذیتیں برداشت کرنے کے باوجود احمدیت کی فدائیت میں ترقی کی طرف قدم ہے۔ اور استقامت و استقلال کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

احمدیہ مساجد

مشرقی افریقہ میں استحکام احمدیت کے لئے جہاں نیروبی میں شاندار مسجد تعمیر ہو چکی ہے وہاں کمپالہ جو یوگنڈا کا قلب ہے۔ وہاں بھی عمدہ موقع پر ایک پہاڑی پر زمین حاصل کی جا چکی۔ اور تعمیر مسجد کا معاملہ زیر تجویز ہے۔ ٹبورا میں مسجد کی زمین کے لئے جماعت ٹبورا نے اپنے خرچ سے ایک پلاٹ خرید کیا۔ چھ ایکڑ کا پلاٹ چوہدری محمد حسین صاحب احمدی نے عطا فرمایا ہے۔ جو صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام رجسٹری کرا دیا گیا ہے۔ بیرو میں احمدیہ مسجد تیار ہو چکی ہے۔ علاوہ ازیں احمدیہ مسلم سکول کی عمارت گذشتہ چار سال سے چوہدری محمد حسین صاحب نے بغرض استعمال مفت دی ہوئی ہے۔ اردگرد کی زمین گورنمنٹ سے پانچ سال سے معاوضہ پر احمدیہ مشن مشرقی افریقہ نے لے لی ہے۔ یہی دار التبلیغ ہے۔ اور اس وقت مسجد کا کام بھی اسی عمارت سے لیا جاتا ہے۔

ایک مخلص مبلغ

افریقن کی تربیت اور ان میں تبلیغی کام کی وسعت کے پیش نظر شیخ صالح صاحب جو ۱۹۳۴ء کے آخر میں ٹبورا میں احمدی ہوئے۔ اور جو متعدد زبانوں سے واقف ہیں۔ سلسلہ کا انگریزی لٹریچر کافی مطالعہ کرنے کے بعد اور کئی رویا دیکھنے پر وہ خدا کے فضل سے مع اپنی بیوی کے جو [illegible] ہے احمدیت میں داخل ہو گئے۔ اور ۱۹۳۵ء سے وہ میرے ساتھ بطور مددگار کام کر رہے ہیں اور نہایت اخلاص اور صبر و شکر کے ساتھ نہایت ہی معمولی رقم یعنی چالیس شلنگ شروع میں اور اب تیس شلنگ ماہوار میں گذارہ کر رہے ہیں۔ ہر دو میاں بیوی کا اخلاص قابل رشک ہے۔ احمدیت کے فدائی [illegible] سے باقاعدہ حضرت کا خطبہ انگریزی میں پڑھ کر افریقن مردوں اور عورتوں کو سناتے اور اپنی روح کو اس طریق سے خوش کرتے ہیں۔ افریقن عورتوں کی باقاعدہ میٹنگ ہر جمعہ کو ہوتی ہے۔ جس میں خاکسار وقتاً فوقتاً لیکچر دیتا رہتا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ بعض معاملات میں احمدی افریقن عورتوں نے مردوں کے مقابلہ میں زیادہ اخلاص دکھایا ہے۔

ہندوستانیوں کو تبلیغ

مشرقی افریقہ کے افریقن میں جہاں تبلیغ کا کام خدا کے فضل سے عمدگی سے ہو رہا ہے۔ وہاں ہندوستانیوں کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔ اردو لیکچروں۔ مذہبی کانفرنسوں میں شرکت سے گجراتی اردو اور انگریزی زبان میں اشتہارات و پمفلٹ وغیرہ شائع کئے جاتے ہیں۔ حال ہی میں اشتہار آسمانی آواز تین ہزار گجراتی زبان میں پانچ سو اردو میں۔ اور تین ہزار سواحیلی زبان میں شائع کیا گیا ہے

احمدی احباب اپنے طور پر انفرادی تبلیغ میں مصروف رہتے ہیں اور بعض کو خدا تعالےٰ نے کامیابی بھی دی ہے۔ نیروبی میں مکرم سید محمود اللہ شاہ صاحب کی تبلیغ سے تین نوجوان احمدیت میں داخل ہوئے جو اخلاص میں نمایاں ترقی کر چکے اور موصی ہیں خاکسار اور احباب جماعت کی کوششوں کو اللہ تعالےٰ نے بار آور کیا اور ہندوستانیوں میں سے بھی ایک طبقہ احمدیت میں داخل ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

مشرقی افریقہ کے مخلصین

مشرقی افریقہ کے احمدی بھائی تمام مرکزی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور مقامی ضروریات کو پورا کرتے ہیں وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کی تعمیل میں گذشتہ چار سال میں بہت سے احباب نے وصیتیں کی ہیں۔ ان میں سے اکثر نے ۱/۵ - ۱/۴ - ۱/۷ اور ۱/۸ و ۱/۹ کی وصیتیں کی ہیں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی محبت اور عقیدت اور آپ کے نورانی وجود سے جماعت کو جو عشق ہے یہ اس کی برکت ہے کہ جماعت اخلاص کے اس اعلےٰ مقام پر کھڑی ہے ہر ایک قسم کی قربانیوں میں خوشنگی میں گذارہ کر کے قلبی مسرت کے ساتھ حصہ لے رہی ہے۔ اور یہ خود اپنی ذات میں عظیم الشان ثبوت اور زندہ نشان ہے حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ الودود کی پاکیزگیٔ نفس۔ طہارت اور تقدس کا۔ اور یہ کہ آپ خدا کی راہنمائی سے سب کام کرتے ہیں اور تائید الٰہی سے مؤید ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے برحق جانشین اور خلیفۃ اللہ ہیں (خاکسار: شیخ مبارک احمد احمدی عفی اللہ عنہ انچارج احمدیہ دار التبلیغ مشرقی افریقہ حال ہورا۔)

ایک غلط فہمی کا ازالہ

میرے معزز بھائی خان صاحب منشی برکت علی صاحب نائب ناظر بیت المال کا ایک مضمون اخبار الفضل کے ۱۲ جنوری کے اشو میں شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ فرماتے ہیں کہ "میں غیر احمدی ہونے کی حالت میں دفتر میں ایک فنڈ میں شامل تھا پندرہ سولہ سو آدمی تھے اور چندہ آٹھ آنے ماہوار لیا جاتا تھا رقم فراہم شدہ کی لاٹری ڈالی جاتی تھی منافع تقسیم کر لیا جاتا تھا یہ کام احمدی ہونے کے بعد تک جاری رہا۔ چنانچہ ایک دفعہ ہمارے نام پندرہ ہزار روپیہ کی لاٹری نکلی اور قریباً ساڑھے سات ہزار روپیہ میرے حصہ میں آیا مجھے خیال ہوا کیا یہ عمل جائز ہے حضور سے دریافت کرنے پر جواب ملا کہ جائز نہیں اس رقم کو اشاعت اسلام وغیرہ پر خرچ کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک کوئی چیز حرام نہیں۔ چنانچہ اس کے بعد میں نے تھوڑا تھوڑا کر کے سب ادھر ادھر غرباء وغیرہ میں خرچ کر ڈالا یا اشاعت اسلام میں دیدیا دو رقوم مجھے اب تک یاد ہیں قریباً چار سو روپیہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کو ارسال کیا جو انہوں نے سلسلہ میں خرچ کر دیا اور تین سو روپیہ حضرت مولوی نور الدین رضؓ کو بھیجا جو جہاں تک مجھے یاد ہے انہوں نے سب کا سب ایڈیٹر صاحب نور کو دے دیا"۔

اس میں کافی غلط فہمی ہے جس کا دور ہو جانا لازمی ہے یہ امر واقع ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ اس عاجز پر بہت مہربان تھے میرا روم روم حضور پر نور کے احسانوں سے دبا ہوا ہے۔ حضور نے براہ راست اور پھر صدر انجمن احمدیہ کے ذریعہ مجھے فرمایا کہ آپ ایک کتاب سکھوں میں تبلیغ کے لئے لکھیں چنانچہ حضور کے حکم سے میں نے ایک ضخیم کتاب چار ماہ کی دن رات کی محنت شاقہ کے بعد لکھی جو "اظہار حق" کے نام سے صدر انجمن احمدیہ نے شائع کی اوائل عمر تھی محنت کی عادت اور قویٰ بھی اچھے تھے۔ اگر کوئی اور ایسی ٹھوس کتاب لکھتا تو غالباً دو تین سال سے کم خرچ نہ آتے اس کتاب کی کوئی سطر حوالہ سے خالی نہیں اس کتاب کو صدر انجمن احمدیہ نے چھپوایا۔ خرچ حضرت خلیفۃ المسیح اول نے اپنی گرہ سے عطا فرمایا اور غالباً وہی رقم اس کتاب پر خرچ ہوئی جس کو میرے معزز بھائی منشی برکت علی خان صاحب نے ان الفاظ میں ادا فرمایا ہے "کہ جہاں تک مجھے یاد ہے انہوں نے (حضرت مولوی نور الدین رضؓ صاحب نے) یہ روپیہ سب کا سب ایڈیٹر صاحب نور کو دے دیا"۔

جیسا کہ میں اوپر عرض کر چکا ہوں اس روپیہ سے جو کتاب طبع ہوئی اس کو صدر انجمن احمدیہ نے چھپوایا اور صدر انجمن احمدیہ ہی نے فروخت کیا میں اس میں ایک پائی کا روادار نہیں ہوا۔ جو میں نے پورے چار ماہ رات دن محنت کی وہ محض خدا کے لئے۔ اس کا معاوضہ میں نے کسی صاحب سے ایک کوڑی تک بھی نہیں لیا اور نہ کبھی ایسی خواہش ہی ہوئی۔ کیونکہ تبلیغ اسلام ہمیشہ میری روح کی غذا رہی ہے اور جہاں تک ممکن ہو سکا میں نے اسے آنریری کیا ہے حتیٰ کہ اس خدمت کے بجا لانے میں بااوقات میں نے اپنی صحت کو بھی خطرہ میں ڈالنے سے دریغ نہیں کیا۔

خاکسار:۔ محمد یوسف ایڈیٹر اخبار نور قادیان

وی پی وصول فرمالیں

جن احباب کی خدمت میں وی پی بھیجے جا رہے ہیں۔ وہ براہ مہربانی وصول فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ (مینیجر)

سکرٹریان تعلیم و تربیت توجہ فرمائیں

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سکرٹریان تعلیم و تربیت کو ایک جلسہ میں ان کے فرائض کی طرف توجہ اور باقاعدگی سے ماہواری رپورٹ بھجوانے کی تاکید کی گئی تھی۔ مہربانی فرما کر تمام سکرٹریان توجہ فرمائیں۔ اور باقاعدگی سے ماہواری رپورٹ بھجوائیں۔ اگر رپورٹ فارم نہ ہوں۔ تو نظارت ہذا کو لکھ کر منگوا لئے جائیں۔ (ناظر تعلیم تربیت)

قابل توجہ موصی صاحبان

بعض موصی کئی سال تک خاموش رہنے کے بعد سمجھ لیتے ہیں۔ کہ میں فلاں عرصہ میں بیکار رہا۔ اس لئے یہ بقایا میرے نام نہیں ہونا چاہیئے۔ آئندہ کے لئے ہر موصی کو یہ نوٹ کر لینا چاہیئے۔ کہ بیکاری کی اطلاع ساتھ ساتھ دفتر ہذا کو دیتے رہنا چاہیئے تاخیر نہیں کرنی چاہیئے۔ (سکرٹری مقبرہ بہشتی)

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے لئے ایک زراعت ماسٹر کی ضرورت ہے جو ہائی کلاسز کو انگریزی میں زراعت کی تعلیم دے سکے۔ اسی طرح ایک ٹرینڈ ڈرائنگ ماسٹر کی بھی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ ضرورت مند احباب اپنی درخواستیں معہ نقول سندات ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول کو بھجوا دیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

برلن ۱۴ جنوری۔ جرمن ہائی کمانڈ کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ کل جرمن ہوائی جہازوں نے فرانس اور بحیرہ شمالی پر پرواز کی۔ ایک جہاز ان میں سے واپس نہیں آیا۔ بلائز اور راتھن کے درمیان کئی مقامات پر فریقین نے ایک دوسرے پر شدید گولہ باری کی اور ہوائی جہاز بھی پرواز کرتے رہے۔

ہیلسنکی ۱۴ جنوری۔ آج صبح روسی جہازوں نے ایبو کے مقام پر جہاں اس وقت غیر ملکی سفارت خانے ہیں۔ ستر بم گرادئے امریکن سفیر کے مکان پر بھی بم پھینکے گئے۔ مگر وہ پہلے سے ہی اسے خالی کر چکا تھا۔ آج ہیلسنکی پر بھی ہوائی حملہ ہوا جس میں نو ہوائی جہازوں نے حصہ لیا۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اس میں تیرہ آدمی ہلاک اور ۱۷ مجروح ہوئے۔

میڈرڈ ۱۴ جنوری۔ فرانس اور سپین کے مابین ایک تجارتی معاہدہ پر کل دستخط ہو گئے ہیں۔ فرانس سپین سے لوہا سیسہ او ربار دو وغیرہ خرید کرے گا اور اسے گندم۔ چاول۔ ادویات اور موٹر کاریں وغیرہ سپلائی کرے گا۔

لنڈن ۱۴ جنوری۔ روم کے ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ جب تک فن لینڈ روس کے ساتھ لڑتا رہے گا۔ ہنگری کے لئے کوئی خطرہ نہیں۔ اٹلی ہر حال میں اپنی طاقت بڑھا رہا ہے وہ غیر جانبدار نہیں۔ صرف فوجی کارروائی نہیں کرنا چاہتا۔

ٹراونکور ۱۴ جنوری۔ حکومت ٹراونکور نے فیصلہ کیا ہے کہ فرانسیسی ہند کے نواحی علاقہ سے اشیاء کی بلا محصول درآمد کو روکنے کی غرض سے ایک بحری طاس بنایا جائے۔

دہلی ۱۴ جنوری۔ حکومت ہند کے دفاتر میں کام کرنے والے ادنیٰ ملازمین کے متعلق میجر شاہ نے رپورٹ کی ہے۔ کہ میں نے ان کی صحتوں کا معائنہ کیا۔ اور اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ ان میں سے نو فی صدی تپ دق میں مبتلا ہیں۔ یا ہو جائیں گے۔

پٹنہ ۱۴ جنوری۔ حکومت بہار نے ۴۱-۱۹۴۰ء کی آمد و خرچ کا جو اندازہ شائع کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اسے قریباً ۱۷ لاکھ کی کمی ہو گی۔ اور امید ہے کہ مرکزی حکومت اس خسارہ کو پورا کر دے گی

قاہرہ ۱۴ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ ترکی میں نازی جاسوس بکثرت کام کر رہے ہیں۔ ان میں سے ساٹھ کی ایک جماعت اس وقت تک گرفتار کی جا چکی ہے۔ اور ان پر مقدمات چلائے گئے ہیں۔

لنڈن ۱۴ جنوری۔ سپین کے ڈکٹیٹر نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ ایک کروڑ پونڈ مالیت کا اسلحہ اور سامان رسد برطانیہ کے پاس فروخت کرے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ جنرل فرینکو ہٹلر سے سخت بیزار ہے۔

سٹاک ہالم ۱۴ جنوری۔ فن لینڈ کے پاس کل فوج تین لاکھ ہے۔ ۲ ساحلی جہاز۔ ۵ آبدوزیں۔ ۲۹ گنبوٹ اور صرف ۷۰ طیارے ہیں۔ اس کے بالمقابل روس کے پاس کل فوج پندرہ لاکھ ۳۴ تباہ کن جہاز ۳ آبدوزیں فضائی طاقت ۲۰۰۰ طیارے اور آبادی ۸ کروڑ سے زیادہ ہے۔

یروشلم ۱۴ جنوری۔ حیفہ اور عکہ کے مابین ۳۹۰ ایکڑ اراضی میں کروڈ آئیل کو صاف کر کے موٹر سپرٹ اور پٹرول تیار کرنے کا کارخانہ تعمیر ہو رہا ہے یہ کروڈ آئیل موصل کے تیل کے چشموں سے پائپ لائن کے ذریعہ ۲۰ لاکھ ٹن سالانہ کی مقدار میں پہنچتا ہے۔ اس سے تیار شدہ پٹرول وغیرہ برطانیہ کو مہیا کیا جائے گا۔ جس نے اس کارخانہ کی تعمیر کے لئے ۵۰ لاکھ پونڈ کی رقم دی ہے۔

دہلی ۱۴ جنوری۔ مسٹر جناح نے وائسرائے کے ساتھ جو ملاقات کی ہے اس کے متعلق سرکاری حلقوں کا خیال ہے کہ اس میں کانگرسی وزارتوں کی زیادتیوں کی تحقیقات کے لئے رائل کمیشن کے تقرر کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

کوہاٹ ۱۴ جنوری صدر براونشل کانگرس کمیٹی سرحد نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگر سرحد کی تمام پولیٹیکل ایجنسیوں کو سرحدی گاندھی کے کنٹرول میں دیدیا جائے۔ تو ہم خدائی خدمتگاروں کے ذریعہ سرحدی قبائلیوں کے حملوں کو روک سکتے ہیں۔

لنڈن ۱۵ جنوری۔ روسی ہوائی جہازوں نے آج فن لینڈ پر حملہ جاری رکھا۔ کل انہوں نے تمام فن لینڈ پر زور شور سے بمباری کی۔ ایک گھنٹہ کے اندر اندر ایک سو کے قریب جہاز دیکھے گئے۔ جن میں سے تین گرائے گئے۔

لنڈن ۱۵ جنوری۔ مغربی محاذ پر کل رات کوئی خاص واقعہ نہیں ہوا۔

لنڈن ۱۵ جنوری۔ جرمن ریڈیو نے یہ بات مان لی ہے کہ رائل ایئر فورس کے ہوائی جہازوں نے بوہیمیا موریویا وغیرہ علاقوں پر پرواز کی۔ پہلے اسے غلط بتایا گیا تھا۔ اب کہا گیا ہے۔ کہ جرمنی کے پہرہ دار اس اڑان کو غور سے دیکھتے رہے۔ برطانوی ہوائی جہاز کل رات پھر جنوب مشرقی جرمنی پر اڑے

لنڈن سے ابھی تک اس امر کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ کہ فرانس میں برطانوی افواج کی رخصت جو بند کی گئی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ آیا یہ بیلجیم اور ہالینڈ کے حالات خراب ہونے کی وجہ سے ہے۔ یا کسی اور وجہ سے ہالینڈ اور بیلجیم میں بھی فوجیوں کی چھٹی بند کر دینے کا حکم ہو چکا ہے۔

لنڈن ۱۵ برلن کی خبروں سے پایا جاتا ہے۔ کہ ہالینڈ پر جرمن حملہ کا خطرہ بڑھ رہا ہے۔ نازی لیڈروں نے فیصلہ کیا ہے کہ موسم بہار میں حملہ کر دیا جائے۔ گو وہ ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کر سکے کہ حملہ کس سمت سے کیا جائے۔ جنرل گوئرنگ ہالینڈ پر ہلہ بولنا چاہتے ہیں۔ مگر ہر فان ربن ٹراپ رومانیہ کے خلاف کارروائی کرنا چاہتے ہیں۔

لنڈن ۱۵ جنوری۔ روس کی طرف سے غیر جانبدار ملکوں کو دھمکی دی گئی ہے اور سویڈن اور ناروے کی حکومتوں پر نکتہ چینی کی گئی ہے۔ کہ ان کی پالیسی غیر جانبداری کے خلاف ہے جس کے نتیجہ میں روس کے ساتھ ان کے تعلقات خراب ہو جائیں گے آج صبح ماسکو کے ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ناروے اور ڈنمارک نے فن لینڈ کو مدد دینے کے متعلق جو بیان دیئے ہیں۔ وہ ناتسلی بخش ہیں۔

لنڈن ۱۵ جنوری۔ ترکی میں اب موسم درست ہو گیا ہے۔ اور جو قصبات زلزلہ کی وجہ سے الگ تھلگ ہو گئے تھے ان میں آنے جانے کا انتظام ہو گیا ہے

لنڈن ۱۵ جنوری۔ امریکہ کی ایک انجمن کے ۱۸ ممبر گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ ان کے خلاف امریکہ میں بغاوت بپا کرنے حکومت کا تختہ الٹنے اور ڈکٹیٹر شپ قائم کرنے کی سازش کا الزام ہے۔ ان لوگوں نے ایک سپورٹس کلب قائم کر رکھا تھا۔ ان کے پروگرام میں جس پر ۲۰ جنوری سے عمل شروع ہونا تھا یہودیوں کا صفایا کرنا۔ نیویارک کے ٹکسال خانہ کو لوٹنا ریزرو بنک و ڈاک خانوں پر دھاوا بولنا بھی تھا۔

بڑودہ ۱۵ جنوری۔ آج وائسرائے ہند پہلی دفعہ بڑودہ تشریف لائے سٹیشن پر ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ وائسرائے جلوس کی صورت میں تار ا محل گئے۔ جہاں ٹھہرے ہیں۔

دہلی ۱۴ جنوری۔ کل میجر امرناتھ درگ کو قبائلیوں نے چھوڑ دیا۔ اور وہ آج ڈیرہ اسمٰعیل خان پہنچ گئے۔ ان کے ساتھ جو دو ہندو گرفتار کئے گئے تھے۔ ان کو بھی چھوڑ دیا گیا ہے۔ ان کو گزشتہ نومبر میں قبیلے والے پکڑ کر لے گئے تھے۔ اور گورنمنٹ انہیں چھڑانے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہی تھی۔ اور اب چند ملکوں کی امداد سے کامیاب ہو گئی ہے۔ ان کو چھڑانے کے لئے کوئی رقم ادا نہیں کی گئی۔ بلکہ شادی خیل قبیلہ کے لوگوں پر زور ڈالا گیا۔ اور بنی ان کی ناکہ بندی کی گئی۔

نئی دہلی ۱۵ جنوری۔ خان بہادر حاجی مولوی محمد نصر اللہ خان یو پی کونسل کے ممبر مسلم لیگ کے ٹکٹ پر دوبارہ منتخب

الہ آباد ۱۵ جنوری۔ پنڈت جواہر لال نہرو آج یو۔ پی کے مغربی اضلاع کا دورہ ختم کر کے یہاں پہنچ گئے۔

دہلی ۱۵ جنوری۔ کل رات بنوں چھاؤنی

نارتھ ویسٹرن ریلوے

آٹھ گارڈز کلاس فرسٹ گریڈ II (۶۵-۵/دو سال-۸۵) اور گیارہ گارڈز کلاس فرسٹ گریڈ I (۳۰ ۳/۴-۵-۵۰ دو سال-۶۰) کی اسامیوں کے لئے ۴ مارچ ۱۹۴۰ء سے والٹن ٹریننگ سکول میں ٹریننگ کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

گارڈز کلاس فرسٹ گریڈ II کے لئے ۱/۲ ۲ کو عمر کی میعاد ۱۸-۳۰ اور گارڈز کلاس فرسٹ گریڈ فرسٹ کے لئے۔ ۱۸-۲۴ ہونی چاہئے۔ تعلیمی اوصاف اول الذکر کے لئے بی۔ اے۔ بی۔ ایس۔ سی۔ یا سینیئر کیمبرج یا اس کے مترادف کوئی ڈگری ہونی چاہئے۔ اور موخر الذکر کے لئے ایف۔ اے۔ ایف۔ ایس۔ سی یا اس کے مترادف ڈگری۔ سابق فوجی آدمیوں کے لئے خاص شرائط ہیں۔ ڈویژنل دفاتر میں درخواستوں کے پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۴ فروری ۱۹۴۰ء ہے۔ اگر تفصیلات درکار ہوں۔ تو ایک لفافہ جس پر ٹکٹ چسپاں ہو۔ اور اس پر اپنا ایڈریس لکھا ہو۔

جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے نام ارسال کریں

لفافہ کے بائیں بالائی کونہ پر یہ الفاظ جلی کر صورت ہو۔ ثبت ہوں۔

"Vacancies for Guards class I Grade II

یا

Guards class I Grade I"

جنرل منیجر لاہور

وصیت

نمبر ۵۴۷ منکہ منیر احمد ولد ڈاکٹر فتح دین صاحب احمدی قوم قریشی پیشہ زمیندار عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن جانگپور ڈاکخانہ خاص ضلع لدھیانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲۹ ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اسوقت میرے پاس سو روپیہ نقد ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتا ہوں۔ اور میں اپنے جیب خرچ میں سے جو کہ مجھے دس روپے ماہوار ملتا ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد منیر احمد خلف ڈاکٹر فتح دین صاحب احمدی حال ٹوپی

گواہ شد فتح دین احمدی سب اسسٹنٹ سرجن ٹوپی۔ گواہ شد منور سکرٹری ومیلا جماعت احمدیہ ٹوپی۔

محافظ اٹھرا گولیاں

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ جن کے گھر میں یہ مرض لاحق ہو۔ وہ فوراً حضرت حکیم مولوی نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ طبیب شاہی سرکار جموں و کشمیر کا نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ حضور کے حکم سے یہ دواخانہ ۱۹۰۸ء سے جاری ہے۔ شروع حمل سے آخیر رضاعت تک قیمت فی تولہ سوا روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ تولہ علاوہ محصولڈاک لیا جائیگا۔

عبدالرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

۱۵ جنوری ۱۹۴۰ء سے فیروز پور چھاونی اور فیروز پور شہر میں سٹی بکنگ ایجنسیاں جنہیں میسرز منشو رام داس سیجر اینڈ سنز ملتان چلائیں گے۔ مقامی اور غیر ملکی اندرونی اور بیرونی ٹریفک کے لئے دوبارہ مفصلہ ذیل طور پر کھولی جائیں گی۔

مسافروں انکے اسباب۔ پارسلوں اور سامان کے لئے مندرجہ بالا تاریخ سے ان سٹی بکنگ ایجنسیوں اور بعض نارتھ ویسٹرن ریلوے سٹیشنوں کے درمیان مسافروں کو مفت لانے اور لے جانے کا طریق دوبارہ رائج کیا جائے گا۔

مزید تفصیلات کے لئے سٹیشن ماسٹروں یا سٹی بکنگ ایجنٹ متعلقہ سے خط و کتابت کریں ۔

چیف کمرشل منیجر لاہور

کراون بس سروس

وقت کی پابندی اور آرام زیادہ اس کا پہلا اصول ہے۔

پہلی سروس صبح ڈلہوزی کے لئے ۱/۲ ۴ بجے جو کسی جگہ نہیں ٹھہرتی ہے۔ باقی سولہ سروسیں ہر گھنٹہ کے بعد پٹھانکوٹ۔ ڈلہوزی کانگڑہ۔ دھرمسالہ وغیرہ کو چلتی ہیں۔ گدیاں سپرنگدار۔ لاریاں بالکل نئی مسافر کے لئے آرام دہ ہیں۔ وقت کی پابندی کا خاص خیال ہے۔ شمالی ہندوستان میں واحد بس سروس ہے۔ جو کہ وقت کی پابند ہے۔ قادیان کے سفر کرنے والے احباب ہمارے نمائندہ عبد القدوس صاحب ایجنٹ اخبارات سے مزید معلومات حاصل کریں۔

منیجر کراؤن بس سروس بشمولیت ریاض آرمی ٹرانسپورٹ کمپنی پٹھانکوٹ

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپن کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے یہ نہایت مقوی باہ بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی قیمت فی شیشی دو روپے (عہ) نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوایئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ... پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی